Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۶۶ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶ / ۳۱	۱۹ رمضان ۱۳۹۷ھ ۴ تبوک ۱۳۵۶ ہش ۴ ستمبر ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۰۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ تبوک۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

مکرم حاجی محمد شریف صاحب آف گوجرانوالہ سکوٹر کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں اور ان کے بائیں ہاتھ کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ موصوف خدا کے فضل سے بہت مخلص اور قربانی کرنے والے دوست ہیں احباب کی خدمت میں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم گوجرانوالہ)

گذشتہ دنوں خاکسار کو ٹریفک کے ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئیں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی آرام ہے۔ احبابِ جماعت میری کامل صحت کے لئے دعا کریں۔ بہت سے احبابِ جماعت میری عیادت کو تشریف لائے مَیں ان سب کا تہِ دل سے شکرگزار ہوں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(صالح محمد کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عزیز سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۷۷ء بمطابق ۱۱ رمضان المبارک بروز ہفتہ پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت و نوازش بچہ کا نام سید ممتاز احمد ندیم تجویز فرمایا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

نومولود محترم سید شوکت علی شاہ صاحب آف چنی گوٹھ ضلع بہاول پور کا پوتا اور محترم محمد الطاف خان صاحب کارکن نظارت دیوان کا نواسہ ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو برکتوں بھری لمبی زندگی عطا فرمائے، خادمِ دین بنائے اور اپنے والدین اور بزرگوں کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین

(خاکسار ملک سیف الرحمٰن۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آسمانی کتاب کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی حقیقی معرفت عطا کرے

وہ مقدس کتاب جو اِس غرض کو پورا کرتی ہے صرف قرآنِ مجید ہی ہے

"ہر ایک چیز کی بڑی خوبی یہی سمجھی جائے گی کہ جس غرض کے پورا کرنے کے لئے وہ وضع کی گئی ہے اس غرض کو بوجہ احسن پوری کر سکے۔ مثلاً اگر کسی بیل کو قلبہ رانی کے لئے خریدا گیا ہے تو اس بیل کی یہی خوبی دیکھی جائے گی کہ وہ قلبہ رانی کے کام کو بوجہ احسن ادا کر سکے۔ اسی طرح ظاہر ہے کہ اصلی غرض آسمانی کتاب کی یہی ہونی چاہیئے کہ اپنی پیروی کرنے والے کو اپنی تعلیم اور تاثیر اور قوّتِ اصلاح اور اپنی رُوحانی خاصیّت سے ہر ایک گناہ اور گندی زندگی سے چھڑا کر ایک پاک زندگی عطا کرے اور اس ذاتِ بے مثل کے ساتھ جو تمام خوشیوں کا سرچشمہ ہے محبّت اور عشق کا تعلق بخشے کیونکہ درحقیقت یہی محبّت نجات کی جڑ ہے اور یہی وہ بہشت ہے جس میں داخل ہونے کے بعد تمام کوفت اور تلخی اور رنج و عذاب دُور ہو جاتا ہے اور بلاشبہ زندہ اور کامل الہامی کتاب وہی ہے جو طالبِ خدا کو اس مقصود تک پہنچا دے اور اس کو سفلی زندگی سے نجات دے کر اس محبوبِ حقیقی سے ملا دے جس کا وصال عین نجات اور تمام شکوک و شبہات سے مخلصی بخش کر ایسی کامل معرفت اس کو عطا کرے کہ گویا وہ اپنے خدا کو دیکھ لے اور خدا کے ساتھ ایسے مستحکم تعلقات اس کو بخش دے کہ وہ خدا کا وفادار بندہ بن جائے اور خدا اس پر ایسا لطف و احسان کرے کہ اپنی انواع و اقسام کی نصرت اور مدد اور حمایت سے اس میں اور اس کے غیر میں فرق کر کے دکھلا دے اور اپنی معرفت کے دروازے اس پر کھول دے ... مَیں ہر ایک پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ وہ کتاب جو ان ضرورتوں کو پورا کرتی ہے وہ قرآن شریف ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۴ تبوک ۱۳۵۶ ہش
۴ ستمبر ۱۹۷۷ء

خدائی جماعتوں کی غیر معمولی استعداد اور اُس کا اصل راز

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبع اور جماعت احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی ہے اس ذمہ داری کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا فرض قرار دیا ہے کہ ہم روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کو اسلام کا حلقہ بگوش بنائیں اور پھر ان کی اسی رنگ میں تربیت کریں کہ وہ حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ کے عبد بن سکیں۔

یہ اتنی عظیم ذمہ داری ہے اور اس کے بالمقابل ہم ظاہری لحاظ سے اس درجہ کمزور، بے بضاعت اور مادی وسائل کے اعتبار سے اس قدر بے حیثیت ہیں کہ ہمیں یہ عظیم ذمہ داری بدیہی طور پر اپنی ظاہری طاقت اور استعداد سے بالا نظر آتی ہے اور بالخصوص دوسرے مذاہب والے جب عقل کی رو سے عام صورت حال کا جائزہ لیتے ہیں تو ان کی عقل یہی فیصلہ کرتی ہے کہ یہ بے یارو مددگار لوگ جنہیں نہ کوئی طاقت حاصل ہے اور نہ دنیوی عزت و وجاہت اور نہ ہی کسی نوع کے دنیوی وسائل کی سہولتیں انہیں میسر ہیں اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے اور روئے زمین پر آسمانی حکومت قائم کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے اور یہ کہ ان کے یہ دعاوی کہ یہ اسلام کا جھنڈا پورے کرۂ ارض پر گاڑ کر رہیں گے۔ دیوانے کی بڑ سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے

لیکن یہ خدا تعالیٰ کی سنت کے خلاف ہے کہ وہ کسی فرد یا جماعت پر ایسا بوجھ ڈالے جو اُس کی طاقت سے بالا ہو۔ وہ ہر فرد اور جماعت پر اتنی ہی ذمہ داری یا بوجھ ڈالتا ہے جتنی ذمہ داری یا بوجھ اُٹھانے کی اُس میں طاقت اور استعداد ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی اس سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا" (البقرۃ آیت ۲۸۷)

ترجمہ: اللہ کسی شخص پر سوائے اُس (ذمہ داری) کے جو اس کی طاقت میں ہو کوئی ذمہ داری نہیں ڈالتا۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبع ہونے کی حیثیت میں ہمارے کندھوں پر اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور روئے زمین کے تمام انسانوں کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بنانے کی ذمہ داری ڈالی ہے تو یقیناً اس ذمہ واری کو کما حقہ ادا کرنے کی طاقت اور استعداد بھی ہمیں عطا فرمائی ہے۔ لیکن دوسرے مذاہب والے اور عام دنیادار جب ہماری ظاہری کمزوری کو دیکھتے ہیں تو اس نتیجہ پر پہنچے بغیر نہیں رہتے کہ دنیوی لحاظ سے یہ بے حیثیت لوگ اتنے عظیم مقصد کے حصول میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کی اس سنت اور ہماری ظاہری حالت اور حیثیت میں ایک واضح تضاد نظر آتا ہے۔

انہیں یہ تضاد اس لئے نظر آتا ہے کیونکہ وہ روحانیت اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی مومنانہ بصیرت سے یکسر عاری ہونے کے باعث ہماری حالت اور حیثیت کا محض ظاہری آنکھوں سے اندازہ لگاتے ہیں اور اس حقیقت سے بے خبر ہوتے ہیں کہ الٰہی جماعتوں کی کامیابی کا انحصار محض ظاہری سامانوں اور مادی وسائل پر نہیں ہوتا بلکہ اس کا انحصار ظاہری سامانوں اور مادی وسائل سے کہیں بڑھ کر ان کے باطنی سامانوں اور روحانی وسائل پر ہوتا ہے جو دنیا والوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتے ہیں۔ وہ ان سامانوں اور وسائل کو دیکھ ہی نہیں سکتے اس لئے کہ وہ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ (الحج آیت ۴۷) کے مصداق ہوتے ہیں اور روحانی نقطۂ نگاہ سے ان کی وہی حالت ہوتی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے:۔

"لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝" (الاعراف آیت ۱۸۰)

ترجمہ: ان کے دل تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سُنتے نہیں وہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر۔ (اصل بات یہ ہے کہ) وہ بالکل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ حقیقی مومنوں اور الٰہی جماعتوں کے وہ باطنی سامان اور وہ روحانی وسائل کون سے ہیں جن پر ان کی طاقت اور استعداد کا اصل انحصار ہوتا ہے اور جو غلبۂ حق کے مقصد میں اُن کی کامیابی کے ضامن ہوتے ہیں؟ وہ باطنی سامان اور وہ روحانی وسائل ان کا یہ کامل یقینی اور زندہ ایمان ہوتا ہے کہ اگرچہ ہم کمزور اور دنیوی نقطۂ نگاہ سے بے بضاعت اور بے حیثیت ہیں اور ہمیں دنیا میں کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے لیکن ہمارا خدا جس نے ہمارے کمزور کندھوں پر غلبۂ حق کی عظیم ذمہ داری ڈالی ہے ہمہ قدرت و ہمہ طاقت ہے۔ اُس کی قدرتوں اور طاقتوں کی کوئی انتہا نہیں وہ جو چاہے کر سکتا ہے اور کرتا ہے۔ اپنے کمزور اور مظلوم اور دنیا کے دھتکارے ہوئے بندوں کے لئے عجائب کام دکھلانا اس کی قدیم سنت ہے۔ وہ ان کی خاطر عجائب کام دکھلاتا اور انہیں ان کے مقصد میں کامیاب کرنے کے لئے دنیا کو زیروزبر کر کے رکھ دیتا ہے۔ اپنے اسی کامل اور زندہ یقین کی وجہ سے الٰہی جماعتوں کے افراد اپنی انتہائی محدود طاقت اور استعداد کی آخری حد تک کوشش کرنے اور مقدور بھر مساعی بروئے کار لانے کے ساتھ ساتھ اپنے قادر و توانا خدا کے حضور جھکتے، اُس کی جناب میں روتے اور گڑگڑاتے اور اس سے اُس کی مدد اور تائید و نصرت کے طالب ہوتے ہیں۔ اُن کا اپنے قادر و توانا خدا کے حضور جھکنا، اس کی جناب میں رونا اور گڑگڑانا اور اس سے استعانت طلب کرنا ان کی طاقت اور استعداد کا اصل سرچشمہ ہوتا ہے۔

چونکہ دنیا اس سرچشمہ سے ناواقف ہوتی ہے اور یہ ان کی نظروں سے پوشیدہ ہوتا ہے اس لئے وہ انہیں کمزور اور بے بضاعت و بے حیثیت سمجھتی ہے۔ دنیا والے انہیں حقیر اور ذلیل سمجھ رہے ہوتے ہیں اور اس حقیقت سے بے خبر ہوتے ہیں کہ انہیں آسمان پر ایک لازوال عزت حاصل ہے۔ آخر ان کا اپنے قادر و توانا خدا کے حضور جھکنا، اس کی جناب میں رونا اور گڑگڑانا اور طلب نصرت کے لئے اُس سے دعائیں مانگنا رنگ لاتا ہے اور خدا تعالیٰ اپنے اس وعدے کو ان کے حق میں پورا کر دکھاتا ہے کہ:۔

"اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝" (المومن آیت ۵۲)

ترجمہ:۔ ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اس دنیا میں بھی ضرور مدد کریں گے اور اس دن بھی جبکہ گواہ کھڑے ہوں گے۔

چنانچہ دنیا یہ دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے کہ وہ جنہیں ہم انتہائی کمزور اور بے بضاعت و بے حیثیت اور حقیر و ذلیل سمجھتے تھے اور جنہیں کچل ڈالنا اور نیست و نابود کر ڈالنے پر ہمیں پوری قدرت حاصل تھی اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود خدائی تائید و نصرت کے بل پر غلبۂ حق کے مقصد میں ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ جب ان کا خدا ان کی پشت پر ہو تو وہ بھلا کیوں کامیاب نہ ہوں۔

یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے قائم کیا ہے اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کی جدوجہد میں ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار ہوتی چلی آ رہی ہے اس کا مقابلہ کسی ایک مذہب یا ایک قوم سے نہیں بلکہ بیک وقت دنیا کے تمام مذاہب اور تمام اقوام سے ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو عظیم ذمہ داری اس کے کندھوں پر ڈالی ہے اس کے مطابق طاقت و ہمت اور استعداد بھی اسے عطا فرمائی ہے۔ اس کی طاقت اور استعداد انتہائی قلیل بلکہ نہ ہونے کے برابر مادی وسائل تک محدود نہیں ہے بلکہ اُس کی طاقت اور استعداد وہ روحانی وسائل ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دعاؤں اور ان کی قبولیت کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کئے ہیں اور یہ روحانی وسائل ہی جو اہل دنیا کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں نصرت الٰہی کے جاذب ہونے کے باعث غلبۂ اسلام کے عظیم مقصد کے ضمن میں اُس کی اصل استعداد کے آئینہ دار ہیں اور طلب نصرت کے لئے متضرعانہ دعائیں کرنے کی یہ غیر معمولی استعداد خدا تعالیٰ نے ہی اسے عطا کی ہے اور اسے دعائیں کرنے اور مسلسل کرتے چلے جانے کی توفیق سے نوازا ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۝

درخواست دعا

میرے بھائی سردار عبد الرحمٰن صاحب الف ۱۰۵ ماڈل ٹاؤن لاہور بیمار اور کمزور ہیں نیز میرے بھائی سردار عبد السلام سات آٹھ سال سے ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کی وجہ سے بغیر سہارے کے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ اور عزیزم مروت اللہ ابن سردار رحمت اللہ صاحب کی ۴ ستمبر کو کراچی میں ریڑھ کی ہڈی کا آپریشن ہے۔ تمام احمدی بھائی بہنیں ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ (حمیدہ صابرہ دختر ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر مرحوم۔ الفیض دارالرحمت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے آداب

(مکرم حفیظ احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم لودھراں)

رمضان المبارک کا سب سے پہلا اور اہم ادب یہ ہے کہ اس ماہ کے روزے بغیر کسی شرعی عذر کے تمام شرائط کے ساتھ رکھے جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۔

(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۶)

یعنی جو شخص اس ماہ گھر میں موجود ہو (یعنی سفر پر نہ ہو) وہ اس ماہ کے روزے رکھے۔

روزہ نماز کے بعد ایک اہم عبادت ہے جو روحانی ترقی کا خاص ذریعہ ہے، اور تجلی قلب کا موجب ہے۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ انسان کو کشوف و رؤیا کی نعمتوں سے نوازتا اور اسے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف عطا کرتا ہے۔ روزوں کے ذریعہ سے انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔

رمضان المبارک کا دوسرا ادب یہ ہے کہ انسان رمضان المبارک میں خدا تعالیٰ کی بڑائی، اس کی کبریائی اور اس کی عظمت کا اعتراف کرے اور بیان کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۶)

فرمایا رمضان شریف کے روزے اس لئے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور اس کی عظمت بیان کرو اور اس لئے بھی کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے افضال و برکات کے پانے کے بعد اور اس کے انوار و فیوض کو حاصل کرنے کے بعد اس کی نعمتوں کا شکر بھی ادا کر سکو۔ چنانچہ رمضان شریف کے مہینہ میں انسان کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی کثرت کے ساتھ بڑائی بیان کرے اور رات دن نوافل اور عبادات کے ذریعہ سے ذکر الٰہی کرتا رہے نیز اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرے اور غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلائے اور صدقہ و خیرات کرے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ایک معمولی شکر ہوگا۔

رمضان المبارک کا تیسرا اہم ادب یہ ہے کہ انسان رمضان المبارک میں دعا پر خاص زور دے کیونکہ دعا کا رمضان کے ساتھ نہایت گہرا تعلق ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:-

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ○

(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۷)

یعنی اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تو اُن کو یہ جواب دے کہ میں اُن کے بالکل پاس ہی ہوں۔ جب بھی کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ دعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

رمضان المبارک میں کی جانے والی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ خاص طور پر شرفِ قبولیت بخشتا ہے کیونکہ اس مبارک مہینہ میں اللہ تعالیٰ انسان کے بہت قریب ہو جاتا ہے۔ اس ماہ میں انسان اللہ تعالیٰ کے حکم کے نتیجہ میں بھوک اور پیاس کی تکلیف کو برداشت کرتا ہے، جنسی تعلقات سے منقطع ہو جاتا ہے اور ہر قسم کے دنیاوی علائق سے خدا کی خاطر منہ موڑ کر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کا عزم کر لیتا ہے۔ سارا دن عبادات، ذکر الٰہی، تلاوت قرآن کریم اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں گزارتا ہے نوافل ادا کرتا رہتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اپنی ضروریات اور حاجات کیلئے بھی اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو پھر وہ ضرور ایسے انسان کی ضروریات اور حاجات کو قبولیت کا شرف عطا کرتا ہے۔

رمضان المبارک کا چوتھا ادب یہ ہے کہ انسان اکثر وقت قرآن کریم کی تلاوت کرے، قرآن کریم کے معانی اور مطالب پر غور کرے کیونکہ رمضان کے مہینہ سے قرآن کریم کا ایک خاص تعلق ہے۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں ہی قرآن کریم کا نزول ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ

(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۶)

یعنی رمضان کا مہینہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن کریم کا نزول ہوا۔ وہ قرآن کریم جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے اور کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے ایسے دلائل جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور یہ قرآن کریم حق و باطل میں ایک ممتاز حقیقت پیدا کرنے والا ہے۔

بخاری شریف میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت درج ہے:-

کان یلقاہ فی کلّ لیلۃ من رمضان فیدارسہ القرآن۔ (بخاری)

کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاتے اور جتنا قرآن کریم نازل ہو چکا ہوتا آپ کے ساتھ مل کر دہراتے اور ہر رمضان میں ایسا ہی ہوتا۔

پھر جس سال حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اُس سال جو رمضان آیا اس کے متعلق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی بیان فرماتے ہیں:-

انّ جبرائیل کان یعارضنی القرآن فی کلّ سنۃٍ مرّۃً وانّہ عارضنی الآن مرّتین۔ (زرقانی)

کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان المبارک کے مہینہ میں ہر سال ایک دفعہ میرے ساتھ مل کر قرآن کریم کو دوہراتے تھے لیکن اس سال انہوں نے دو دفعہ قرآن کریم دوہرایا ہے۔

رمضان شریف کا ایک اور اہم ادب یہ ہے کہ روزہ دار سحری ضرور کھائے۔ اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

تسحّروا فانّ فی السّحور برکۃً۔ (متفق علیہ)

کہ تم ہمیشہ سحری کھا کر روزہ رکھا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

بعض لوگ بغیر سحری کھانے کے روزہ رکھ لیتے ہیں وہ اچھا نہیں کرتے کیونکہ ان کی صحت خراب ہو جاتی ہے اور کمزوری اور اضمحلال پیدا ہو جاتا ہے جس سے انسان پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی نہیں کر سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

فصلُ ما بین صیامنا و صیام اھل الکتاب السّحرُ (مسلم)

کہ اہل کتاب کے روزوں اور ہمارے روزوں کے درمیان صرف سحری کھانے کا فرق ہے۔ اس لئے سحری ضرور کھا کر روزہ رکھنا چاہیئے۔ ہاں اگر کوئی مجبوری ہو تو کسی دن بغیر سحری کھانے کے بھی روزہ رکھا جائے تو جائز ہے لیکن یہ کبھی کبھار ہو سکتا ہے ہر روز نہیں ہونا چاہیئے۔

روزہ کا ایک ادب یہ ہے کہ روزہ جلد افطار کرنا چاہیئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کو ہمیشہ جلدی کھولنے پر زور دیا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں:-

لا یزال النّاس بخیرٍ ما عجّلوا الفطر۔ (بخاری)

کہ جب تک لوگ روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے اُس وقت تک بہتری اور بھلائی کے ساتھ رہیں گے اس لئے جونہی سورج غروب ہو جائے اور روزہ افطار کرنے کا وقت آ جائے تو روزہ افطار کر لینا چاہیئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ جلدی افطار فرمایا کرتے تھے۔

افطاری کے لئے کسی تکلف کی ضرورت نہیں ہے۔ نہ زیادہ چیزیں مہیا کرنے کی ضرورت ہے بلکہ روزہ افطار کھجور یا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانی سے بھی ہو سکتا ہے اور افطاری میں سادگی ہی پسند کی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

من وجد تمرًا فلیفطر علیہ ومن لا فلیفطر علیٰ ماءٍ فانّ الماءَ طھورٌ۔ (ترمذی)

کہ جسے کھجور میسّر آجائے وہ کھجور سے روزہ افطار کرلے اور جسے کھجور میسّر نہ آئے وہ پانی کے ساتھ روزہ افطار کرلے کیونکہ پانی بھی پاک اور مطہر ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بھی آتا ہے کہ آپؐ کھجوروں اور چھوہاروں کے ساتھ روزہ افطار کیا کرتے تھے اور جب کبھی کھجوریں اور چھوہارے نہ ملتے تھے تو آپؐ پانی کے چند گھونٹ پی لیتے اور اس طرح آپ روزہ افطار کرلیتے۔

روزہ دار کو روزہ افطار کرانا بھی مسنون اور ثواب کا موجب ہے۔ اس سے باہمی محبت و اخوت بڑھتی ہے۔ تعلقات وسیع ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

من فطّر صائمًا کان لہٗ مثل اجرہٖ غیر انّہ لا ینقص من اجر الصّائم شیءٌ۔ (ترمذی)

یعنی جو شخص روزہ دار کا روزہ افطار کراتا ہے اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا جبکہ روزہ دار کے ثواب میں ذرہ بھر بھی کمی نہیں کی جائیگی۔

پس روزہ دار کا روزہ افطار کرانا بھی بڑے ثواب کا موجب ہے۔

روزہ کا ایک اہم ادب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۶)

یعنی جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس کو اور دنوں میں یہ تعداد پوری کرنی چاہیئے۔

پس اگر کوئی شخص مریض ہو اور مسافر ہو تو وہ روزہ نہ رکھے۔ ایسا بوڑھا انسان جس کے قویٰ مضمحل ہو چکے ہوں اور وہ بچہ جس کے قویٰ ابھی نشوونما پا رہے ہوں اور ابھی روزہ کی بلوغت کو نہ پہنچا ہو وہ بھی مریض کے حکم میں شامل ہیں۔ ان کو روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ حاملہ اور مرضعہ عورتیں بھی روزہ نہ رکھیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے:۔

انّ اللہ قد وضع عن الحامل والمرضع الصوم۔ (ترمذی)

کہ اللہ تعالیٰ نے حاملہ اور مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) کو روزہ سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں خود رمضان المبارک کے جملہ آداب سکھائے اور ہم ان پر عمل پیرا ہوں۔ نیز اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور رمضان المبارک کی جملہ برکات و فیوض و انوار سے پوری استعداد کے ساتھ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

رمضان المبارک کی برکات

(مکرم عبد الباسط طارق صاحب گوجرہ)

رمضان کا مبارک مہینہ اطاعت و فرماں برداری، صبر و قناعت، استقلال، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی اور نافع الناس ہونے کا سبق دیتا ہے۔

یہ قمری مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے اور بارہ ماہ کا چکّر تقریبًا چھتیس سال میں پورا کرتا ہے۔ کبھی وہ بہار میں اپنی بہار دکھاتا ہے۔ کبھی گرمیوں میں مومنوں کے قلوب کو محبتِ الٰہی سے گرماتا ہے اور کبھی برسات و سرما میں اپنی روحانی برکات و فیوض کی بارش برساتا ہے اور اس طرح موسم کے مناسبِ حال سہولتوں، آسائشوں اور آراموں پر محبتِ الٰہی کو مقدّم کرکے اور اس کی تکالیف و شدائد کو برداشت کرکے بالفعل یہ اقرار و اظہار کرتا ہے کہ یہ رنگین دنیا اور یہ گردشِ زمانہ میرے تعلق باللہ میں ہرگز حائل نہیں ہو سکتا۔

رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ کا سال کے تمام موسموں اور مہینوں میں چکّر لگانا یہ بھی بتاتا ہے کہ برکات سماویہ اور انعاماتِ الٰہیہ کا کسی خاص ماہ و سال یا موسم سے تعلق نہیں بلکہ جب اور جہاں کوئی فنافی اللہ اور فنافی الرسول کا مقام حاصل کرے گا ماہِ رمضان کی برکات کا دور بن جائے گا۔ چنانچہ امتِ محمدیہ میں کروڑوں کروڑ ایسے اولیاء و صلحاء گزر چکے ہیں جنہوں نے رمضان المبارک کے تقاضوں کو پورا کیا تو وہ انوارِ اسلامیہ کے مہبط بن گئے۔ ان کے ساتھ خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کیا وہ خدا نما وجود بن گئے۔

رمضان المبارک حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد، عباداتِ الٰہیہ، ذکر و اذکار، نوافل و تہجد، صدقات، درس و تدریس، قرآن خوانی اور خیرات کی ذمہ داری کا احساس پیدا کرتا ہے اور مذہبی روح کو بیدار کرتا ہے۔ رمضان المبارک ہمارے لئے ریہرسل کی حیثیت رکھتا ہے۔

تمام مسلمانوں کو عمومًا اور احمدیوں کو خصوصًا جنہوں نے از سرِ نو تجدیدِ عہد کیا ہے اس غرض کو ہمیشہ مدّنظر رکھیں کہ رمضان المبارک کے ذریعہ گویا ہم ہر سال ایک بار زمانہ نبویؐ کا قرب پا کر اپنی کمزوریوں کی اصلاح کا اقرار کرتے ہیں۔ اگر رمضان المبارک گزرنے کے بعد ہم اس ذمّہ داری اور سبق کو بھول جائیں جو رمضان ہمیں سکھاتا ہے تو یہ رمضان المبارک کا ہرگز احترام نہ ہوگا۔

رمضان کی ایک برکت یہ بتائی گئی ہے کہ ان دنوں شیطان جکڑ دیا جاتا ہے۔ دوزخ کے دروازے بند اور جنّت کے کھولے جاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس وقت مومن نیکی، اطاعت اور فرمانبرداری کی دیواروں سے شیطانی دروازوں کو بند کر دیتا ہے اس طرح وہ اپنی کارکردگی میں معطل ہو کر رہ جاتا ہے

رمضان المبارک میں انسان اپنا کھانا پینا اور تعلقات ازدواجی کو چھوڑ کر، نیند کو کسی قدر ترک کرکے اللہ تعالیٰ سے نہایت قلیل وقت کے لئے ایک ناقص سی مشابہت و مناسبت پیدا کرتا ہے۔ اسی مناسبت کی وجہ سے اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اسی اصول کے پیشِ نظر اہلِ کتاب اور اسلام میں دعا کے لئے خاص کے ساتھ روزہ کی تحریک کی جاتی ہے۔ نیز قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں اور قربانیوں کو قبول کرتا ہے۔ رمضان کے نتیجے میں انسان مقامِ تقویٰ پر گامزن ہوتا ہے اس لئے اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کرے تا رمضان المبارک کی برکات ہمیشہ ان کے ساتھ رہیں اور رمضان المبارک اپنی برکات و فیوض کو اپنے ساتھ ہی نہ لے جائے بلکہ مومنوں کے جوہر کو اور زیادہ نمایاں اور اجاگر کرنے کا موجب ہو۔

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ ہم اور ہماری نسلیں تا قیامت ہر وقت اور ہر حال میں ان برکات کی وارث بنتی رہیں۔

چندہ تحریکِ جدید
کی
وصول شدہ رقوم جلد مرکز میں پہنچائی جائیں

۲۹ر رمضان المبارک کے موقعہ پر مخلصین جماعت اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں حاصل کرنے کے لئے چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کی طرف بھرپور توجہ دے رہے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

عہدیداران کرام کا فرض ہے کہ وصول شدہ رقوم جلد از جلد مرکز میں پہنچا دیں۔ ظاہر ہے کہ مرکز اسی وقت مخلصین کی قربانیوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جبکہ ان کی رقوم مرکز میں پہنچ جائیں۔ سو عہدیداران کرام اس امر کا خاص خیال رکھیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی اور
تزکیۂ نفوس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم جولائی تا ۳۱ر جولائی ۱۹۷۷ء

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین! دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے۔
قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں!

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محترمہ اہلیہ صاحبہ متین صاحب بذریعہ بیگم میر مشتاق احمد صاحب گلبرگ لاہور ۵۰/-
" اہلیہ ظفر احمد صاحب " " " ۵۰/-
" اہلیہ مرزا عبدالحمید صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ ۱۵/-
مکرم ڈاکٹر عبدالماجد صاحب لاہور ۵۰/-
" " عبدالغفور صاحب زاہد سرگودھا ۱۰۰/-
" چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم بذریعہ اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۱۰/-
" منیجر صاحب پی آئی اے ربوہ ۵۰/-
" ڈاکٹر محمد صاحب محبّ کرکھائی کلاں ناصر آباد ضلع سرگودھا ۴۰/-
" رانا عبدالعزیز صاحب کھاد فیکٹری ۲۰/-
" کیپٹن ہدایت علی صاحب علامہ اقبال روڈ لاہور ۳۵/-
محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ لکھ کھرا یار کالونی توسیع کالونی کراچی ۱۰۰/-
مکرم بشیر احمد صاحب رندھاوا ۵۰/-
" عبدالواحد صاحب سبزی منڈی گوجرخان ۹۰/-
" سید اقبال محمود صاحب P.I.B کالونی کراچی ۱۰/-
مبارک سنٹر فاتح مارکیٹ بوہڑ گیٹ ملتان ۵۰/-
محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ علاؤالدین روڈ لاہور چھاؤنی ۱۰۰/-
مکرم محمود نواز صاحب شاہنواز لمیٹڈ کراچی ۱۰۰/-
محترمہ طاہرہ ملک صاحبہ سمن آباد لاہور ۱۰۰/-
" سیدہ امۃ الوحید صاحبہ بنت سید عبدالواحد صاحب سیدوالی ۱۰/-
مکرم عبدالسلام احمد صاحب ڈسپنسر نشتر ہسپتال ملتان ۱۰/-
" حامد جاوید صاحب لانڈھیانوالہ حال دوبئی ۱۰/-
" نصیر احمد صاحب ابن چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ ۲۰/-
" سردار عبدالشکور صاحب آف لاہور ابن ڈاکٹر احسان علی صاحب ۱۰۰/-
" سردار رحمت اللہ صاحب دارالرحمت ربوہ ۲۰/-
محترمہ بیگم صاحبہ عبدالعلی ملک صاحب اسلام آباد ۵۰/-
ماڈرن موٹرز کراچی ۵۰/-
محترمہ بیگم امینہ عنایت صاحب ناظم آباد کراچی (خود ۴۰/- ثریا لطیف ۲۰/-) ۶۰/-
مکرم محمد رفیع صاحب قائد خدام الاحمدیہ فیروزوالہ ۱۵/-
محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ شریف احمد صاحب مرحوم سمن آباد لاہور ۱۰۰/-
" قمر جبین صاحبہ بنت شیخ عبدالحمید صاحب دارالرحمت غربی ربوہ ۲۰/-
" راجہ محمد نواز صاحب دارالصدر ربوہ ۱۰/-
مکرم حضرت امین صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۱۰/-
حضرت مولوی محمد الدین صاحب ربوہ ۲۰/-
محترم محمد افضل صاحب چیمہ مزنگ لاہور ۱۰/-
محترمہ امینہ جاوید صاحبہ سول لائن " ۵۰/-
" ناہید صاحبہ بذریعہ نوید صاحب " ۲۵/-
مکرم شیخ عبدالواحد خان صاحب ۲۵/-

محترمہ عابدہ طیبہ صاحبہ بذریعہ قریشی عبدالشکور صاحب سول لائن لاہور ۵۰/-
محترم میاں عبدالمالک صاحب محمد نگر لاہور ۱۰/-
محترمہ بیگم صاحبہ حاجی عطاء اللہ صاحب محمد نگر لاہور ۱۰/-
" والدہ مرحومہ اظہر محمود صاحب " ۲۰/-
محترم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ دارالذکر ۱۰/-
" شیخ رفیق احمد صاحب " ۱۰/-
" کیپٹن محمد مظہر سلطان صاحب " ۱۰/-
محترمہ سعیدہ اختر صاحبہ اہلیہ محمد یونس جاوید صاحب سنت نگر۔ لاہور ۱۰/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری ارشاد احمد صاحب ورک سنت نگر لاہور ۱۰/-
مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید سنگھ پورہ لاہور ۲۰/-
محترمہ شاہدہ مجید صاحبہ " ۵۰/-
" منزہ رشید صاحبہ بنت چوہدری عبدالرشید صاحب لاہور چھاؤنی ۱۰/-
محترم اخوند نفی احمد صاحب لاہور چھاؤنی ۲۵/-
محترمہ والدہ صاحبہ شاہد رؤف خان صاحب " " ۲۰/-
محترم عبدالغنی ہمایوں صاحب لاہور " ۱۰/-
محترمہ طاہرہ صاحبہ معرفت چوہدری ضیاء الحق صاحب لاہور چھاؤنی ۱۰۰/-
" ڈاکٹر محمودہ بشیر صاحبہ لاہور چھاؤنی ۳۰/-
محترم میاں شریف احمد صاحب منجانب اہلیہ مرحومہ لاہور چھاؤنی ۱۰/-
" ملک محمد انور صاحب " " ۵/-
" ملک عبدالرؤف خان صاحب " ۱۰/-
" شمیم احمد صاحب پسر نعیم احمد صاحب سلطان پورہ لاہور ۱۵/-
" منظور احمد صاحب ابن محمد انور صاحب بھاٹی گیٹ " ۱۰/-
" شیخ سعید احمد صاحب " ۵۰/-
نیکر ہی ایریا لاہور (بلا تفصیل) ۴۵/-
محترم ڈاکٹر شاہد یعقوب صاحب کیتبال پارک لاہور ۲۰/-
" فقیر محمد صاحب گلگت ۲۰/-
محترمہ لیڈی ڈاکٹر نصیرہ نزہت صاحبہ حافظ آباد ۶۰/-
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ایبٹ آباد ۲۵/-
محترم سید منیر احمد صاحب جھنگ صدر ۱۰/-
از احباب جماعت " ۴۱/۵۰
محترمہ شائستہ بیگم صاحبہ بنت مختار احمد صاحب " ۱۰/-
محترم شریف احمد صاحب " ۱۰/-
" رفیق احمد صاحب " ۱۰/-
" نذیر احمد صاحب سونگی دارالرحمت وسطی ربوہ ۱۰/-
" رشید احمد صاحب چوہدری کینیڈا بذریعہ میجر حمید احمد کلیم صاحب ۳۰/-
" محمد اسلم صاحب بٹ مسجد فضل لائلپور ۵۹/۷۵
" حمید اللہ صاحب جناح کالونی " ۱۰/-
" عبدالباسط صاحب رضا آباد " ۱۰/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ نذیر احمد صاحب پیپلز کالونی " ۳۰/-
محترم قاری نصیر احمد صاحب " " ۲۰/-

محترم شیخ محمد احمد صاحب پیپلز کالونی لائلپور ۲۰/-
" ڈاکٹر محمد امین الدین عامر صاحب " " ۱۵/-
" سید محمود احمد شاہ صاحب وارث پورہ " ۱۰/-
" عبدالمجید صاحب چک ۹ پنیار ۵۰/-
حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ ۱۰/-
محترم مرزا محمد عثمان صاحب ۲۰/-
" رانا مبارک احمد صاحب بہاولپور ۲۰/-
" محمد معین اختر صاحب دارالیمن ربوہ ۱۰/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر دارالصدر شمالی ربوہ ۱۰۰/-
محترم عبدالغنی صاحب ظفر آباد لائنز ضلع حیدرآباد ۹۷/-
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سنگلہ ہل ۳۳/-
محترمہ بشریٰ بشارت صاحبہ بنت ملک محمد مستقیم صاحب گلبرگ لاہور ۱۰/-
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی ۲۰/-

(باقی)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب حکیم جو عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار تھے مورخہ ۲۸ر اگست کو ایک بجے بعد دوپہر بعمر ۸۴ سال اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم پیدائشی احمدی تھے اور سلسلہ کے نہایت مخلص رکن اور خادم احمدیت تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(زہرہ چوہدری۔ پکی کوٹلی ضلع سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم احسان المنعم صاحب برانچ مینیجر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی کی والدہ محترمہ کینسر کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ کینسر سارے جسم میں پھیل گیا ہے حالت بہت تشویشناک ہے۔

(۲) الحاج محمد علی صاحب حنیفی لمبے عرصے سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ موتیا بند کی وجہ سے نظر بند ہو چکی ہے لیکن بلڈ پریشر کی وجہ سے آپریشن نہیں ہو سکتا۔ بہت پریشان ہیں۔

(۳) مکرم ذوالفقار احمد صاحب قمر دارالرحمت شرقی ب ربوہ کے ماموں مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ساہوکے عرصہ سے بیمار ہیں اب طبیعت زیادہ خراب ہے۔

(۴) مکرم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب آف چک ۲۳۷ ج ب ضلع لائلپور کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ درد پتہ شدید بیمار ہیں۔ ڈاکٹر دل نے آپریشن کا مشورہ دیا ہے۔

(۵) مکرم چوہدری علی بخش صاحب چک ۱۱۶ ج ب سوڈھی ضلع لائلپور عرصہ دو سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔

(۶) مکرم عبداللطیف صاحب کپور تھلوی ۵ ڈیوس روڈ لاہور دائیں بازو میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ملٹری ہسپتال لاہور میں ان کی بائیں آنکھ کا آپریشن بھی ہوا ہے نظر کلی طور پر بحال نہیں ہوئی۔

(۷) مکرم سیف اللہ صاحب وڑائچ نیو مسلم ماڈل ٹاؤن لاہور کے ماموں مکرم چوہدری محمد صادق صاحب باجوہ ریٹائرڈ انسپکٹر آف پولیس لطیف آباد (حیدرآباد سندھ) آج کل سخت بیمار ہیں اور سروسز ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔

احباب سب مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے خلاف ایک سراسر بے بنیاد اور جھوٹے الزام کی پُرزور تردید

روزنامہ "جنگ" راولپنڈی نے اپنے ۲۴ اگست ۱۹۷۷ء کے شمارہ میں پاکستان انقلابی پارٹی کے چیئرمین انور علیمی کا ایک تحریری بیان شائع کیا ہے جس میں انہوں نے پیپلز پارٹی کے چیئرمین اور سابق وزیر اعظم پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ پاکستان کو ختم کرنا چاہتے تھے اور بقول ان کے سابق وزیر اعظم نے انہیں یہ بتایا تھا کہ (نعوذ باللہ) اب پاکستان قائم نہیں رہ سکتا کیونکہ پنجاب اور سندھ بھارت میں شامل ہو جائیں گے، بلوچستان ایران کے قبضہ میں چلا جائے گا اور سرحد افغانستان کا حصہ بن جائے گا۔ ان کے بیان کے مطابق سابق وزیر اعظم نے ان سے یہ بھی کہا کہ انہوں نے مشرقی اور مغربی پنجاب کو دوبارہ متحد کرنے کا منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ مزید برآں اپنے بیان میں انور علیمی نے یہ الزام بھی لگایا ہے کہ اس غرض کے پیشِ نظر سابق وزیر اعظم نے انہیں لبریشن لیگ کے نام سے ایک سیاسی تنظیم فوری طور پر قائم کرنے کا حکم دیا تھا۔

ہمارا یہ منصب نہیں ہے کہ ہم کسی بھی نوعیت کے سیاسی الزاموں کے حق میں یا مخالف کسی قسم کی رائے زنی کریں کیونکہ جماعتِ احمدیہ خالصۃً ایک مذہبی جماعت ہے اور عملی سیاست سے اس کا کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے۔ لیکن ہمیں بڑے دُکھ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان الزامات کے سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ کو خواہ مخواہ گھسیٹنے کی کوشش کی گئی ہے اور جماعتِ احمدیہ کے تعلق میں جو سراسر جھوٹا اور بے بنیاد الزام تراشا گیا ہے اُس کا نوٹس لینا اور اس کی تردید کرنا ہمارے لئے ناگزیر ہو گیا ہے۔ روزنامہ "جنگ" راولپنڈی میں شائع شدہ مذکورہ بالا خبر کی رُو سے انور علیمی نے اپنے بیان میں یہ بھی تحریر کیا ہے کہ بقول ان کے سابق وزیر اعظم نے مشرقی اور مغربی پنجاب کو متحد کرنے کی غرض سے جب انہیں (انور علیمی کو) لبریشن لیگ کے نام سے ایک سیاسی تنظیم قائم کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے ان سے یہ بھی کہا کہ:-

"قادیانیوں کا ایک گروپ جو متحدہ پنجاب کے لئے خفیہ جدوجہد کر رہا ہے آپ کی مکمل سیاسی اور مالی مدد کرے گا"

یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے خلاف یہ سراسر جھوٹا بے بنیاد، مکروہ اور گھناؤنا الزام انور علیمی صاحب نے خود اپنے پاس سے لگایا ہے یا اس الزام تراشی کے وہ صاحب ذمّہ دار ہیں جن کی طرف انور علیمی صاحب نے اسے منسوب کیا ہے قطع نظر اس سے کہ جماعتِ احمدیہ کے خلاف اس الزام تراشی کا ذمّہ دار کون ہے ہم اس سراسر جھوٹے، بے بنیاد اور من گھڑت الزام کی پوری قوت کے ساتھ تردید کرتے ہیں۔ پاکستان کی دل و جان کے ساتھ وفادار اور غایت درجہ بہی خواہ جماعت کے خلاف یہ ایک ایسا افتراءِ عظیم ہے جو احمدیوں کے دلوں کو از حد مجروح کرنے اور انہیں قلبی اذیت پہنچانے کا موجب ہوا ہے۔ ایک دُنیا اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہے اور پاکستان کی تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ قیامِ پاکستان کی جدوجہد میں جماعت احمدیہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ قابلِ فخر مہتم بالشان خدمات سرانجام دیں یہاں تک کہ خود قائد اعظم نے ان گرانقدر خدمات کو سراہا اور ان کا اعتراف کیا۔ یہی نہیں بلکہ قیامِ پاکستان سے لے کر آج تک جماعتِ احمدیہ نے اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ مبارک حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ پر کما حقہٗ عمل پیرا ہوتے ہوئے پاکستان کی سالمیت، استحکام اور ترقی و خوشحالی کی خاطر عظیم قربانیاں دی ہیں اور پاکستان کی نیک نامی، شہرت اور مقبولیت کے سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ دُنیا کے مختلف علاقوں میں جو خدمات اوّل دن سے مسلسل انجام دیتی چلی آ رہی ہے ان کا ریکارڈ اتنا وقیع اور شاندار ہے کہ ہم پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ دُنیا کے کسی بھی ملک کی کسی مذہبی جماعت نے اپنے ملک کے لئے ایسی گرانقدر خدمات انجام نہیں دیں۔

پاکستان کی ایسی وفاشعار اور غایت درجہ بہی خواہ مذہبی جماعت پر غدّاری کا الزام لگانا انتہائی ظالمانہ فعل ہے اور حق و صداقت اور انصاف کا خون کرنے کے مترادف ہے۔ اس فعل کے وہی لوگ مرتکب ہو سکتے ہیں جو انسانیت، شرافت، اخلاق اور خوفِ خدا سے یکسر عاری ہوں۔ ہم سراسر افتراء پر مبنی اس ظالمانہ، گھناؤنے اور مکروہ الزام کی ایک دفعہ پھر پُرزور تردید کرتے ہوئے اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور جو لوگ بھی اس گھناؤنے کاروبار میں مصروف ہیں (اور خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کون ہیں اور کون نہیں ہیں) انہیں مشورہ دیتے ہیں کہ وہ سیاسی دنگل میں خالص مذہبی جماعتوں کو جن کا عملی سیاست سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے خواہ مخواہ گھسیٹنے اور ظلمِ عظیم کا مرتکب ہونے کی کوشش نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری دعا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو عقل اور سمجھ عطا کرے اور انہیں اس امر کی توفیق عطا کرے کہ وہ پاکستان کی سچی بہی خواہ، وفادار اور قانون کی پابند پُرامن مذہبی جماعت کے خلاف افتراء پردازی سے باز رہیں اور ملکی مفاد کی خاطر صداقت شعاری کے اصول سے کسی صورت بھی انحراف اختیار نہ کریں۔ آمین

لاہور میں درس القرآن

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۹/۹/۷۷ بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ تا نماز عصر مسجد دارالذکر لاہور میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سورۃ الجمعہ کا درس دیں گے۔ لاہور شہر کے تمام احباب خصوصاً خدام اور اطفال بھائیوں سے شرکت کی درخواست ہے۔

مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

درخواستِ دُعا

میرے ماموں چوہدری عبدالوہاب صاحب عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ ان دنوں سول ہسپتال لائلپور میں زیرِ علاج ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منظور احمد صادق۔ ربوہ)

تصحیح

فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے شائع شدہ نتیجہ معیار دوم برائے طالبات کے سلسلہ ۲۶ پر رول نمبر ۳۹ حفیظ بیگم ساکن لودھراں کے حاصل کردہ نمبر ۶۹ پڑھے جائیں جو کہ پہلے ۳۹ درج ہوئے تھے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

نئے ٹرانسسٹر نقد و آسان قسطوں پر
المشتہر ڈان ریڈیو سروس محلہ دارالبرکات ربوہ

افطاری کیلئے
حمید سویٹ ہاؤس میں
تازہ بتازہ لذیذ پھینیاں، مزیدار سموسے خوش ذائقہ جلیب، بہترین مٹھائیاں، خالص دودھ دہی کی خریداری کے لئے تشریف لاویں۔
پروپرائٹر:- عبدالمجید
حمید سویٹ ہاؤس رحمت بازار۔ ربوہ

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری میں مندرجہ سٹاف کی ضرورت ہے:-
۱۔ ڈرائیور۔ تجربہ پانچ سال
۲۔ الیکٹریشن یا سپروائزر۔ تجربہ ۵ سال ڈگری یا ڈپلومہ ہونا ضروری ہے۔
۳۔ بیلدار۔ تجربہ ۳ سال
۴۔ فورمین۔ تجربہ ۵ سال
۵۔ میکینک۔ تجربہ ۵ سال
۶۔ ہیلپر۔ (جوان صحت)
۷۔ چوکیدار۔ (فوجی ریٹائرڈ)
۸۔ کلرک ڈسپیچ۔ تجربہ ۲ سال
۹۔ سٹور پرچیزر۔ تجربہ ۵ سال
پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ پوسٹ بکس ۱۸ جہلم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴